# ولایت؟

## مفہوم؟ حقیقت؟ اقسام
## شانِ اولیا؟

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم
صاحبزادہ وجانشین سلطان العارفین حضرت
شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام
تجوید القرآن ایجوکیشنل ٹرسٹ
بتوسط حافظ محمد غوث رشیدی صاحب زیدت الطافہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ولایت؟

## مفہوم؟ حقیقت؟ اقسام

## شانِ اولیا؟

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

بہ اہتمام

تجوید القرآن ایجوکیشنل ٹرسٹ

بتوسط حافظ محمد غوث رشیدی صاحب زیدت الطافہم

# تفصیلات کتاب

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | ولایت؟ مفہوم، حقیقت، اقسام |
| مولف | : | حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن قاسمی صاحب دامت برکاتہم |
| صفحات | : | ۳۲ |
| تعدادِ اشاعت | : | ایک ہزار |
| سنہ اشاعت | : | ۲۰۰۸ء-۱۴۲۹ھ |
| کتابت | : | شکیل کمپوزنگ سنٹر |
| طباعت | : | عائشہ افسیٹ پرنٹرس<br>روبرو ملک پیٹ فائر اسٹیشن، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد۔فون: 9391110835, 9346338145 |
| قیمت | : | -/20 روپے |

بہ اہتمام

## تجوید القرآن ایجوکیشنل ٹرسٹ

بتوسط حافظ محمد غوث رشیدی صاحب زیدت الطافہم

بانی وناظم مدرسہ اسلامیہ تجوید القرآن

آزادنگر، عنبرپیٹ، حیدرآباد ۱۳-آندھراپردیش انڈیا

# فہرست مضامین


| سلسلہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | انتساب | ۴ |
| ۲ | عرضِ مؤلف | ۵ |
| ۳ | ولایت کا مفہوم | ۶ |
| ۴ | حضرمولانا محمد منظور نعمانیؒ کی تحریر کردہ ایک حقیقت | ۱۱ |
| ۵ | چند احوالِ اولیاء کرام | ۱۳ |
| ۶ | چند ارشاداتِ اولیاء | ۱۶ |
| ۷ | اولیاء کرام کے ساتھ حسن ظن پر انعام | ۲۲ |
| ۸ | اللہ کے ولی بننے کا طریقہ | ۲۳ |
| ۹ | ولایت | ۲۸ |
| ۱۰ | شریعت کی پابندی | ۲۹ |
| ۱۱ | لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔سلوک الی اللہ | ۳۰ |
| ۱۲ | نظم۔اولیاء اللہ | ۳۱ |

# انتساب

ان قدسی نفوس کے نام جو بفضل الٰہی بوسیلہ برزخ کبریٰ قرب الٰہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

خصوصاً قادری، چشتی، کمال اللّٰہی سلسلہ کے عارف تام المعرفت سلطان العارفین حضرت شاہ **صوفی غلام محمد**ؒ کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے جن کی تقریر و تحریر اور لسانی تفہیمات سے شرح صدر کی دولت ملی اور آفاق و انفس میں قرآن کھلا۔ الحمدللہ

**شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی**

صاحبزادہ حضرت شیخؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# عرضِ مؤلف

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

**امابعد**

محترم قارئین! اولیاء اللہ پیغمبرؑ کے راستے پر چلتے چلاتے ہیں اور پیغمبرؑ خدا کے راستے پر پہنچاتے ہیں۔قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اولیاء کا تذکرہ آیا ہے۔ولایت کی حقیقت اور مراتب ودرجات کا بیان کیا گیا ہے۔کہیں اجمالی طور پر ایمان وتقوی کے عنوان سے اور سورۂ فرقان میں آخری رکوع میں عباد الرحمٰن کا لگ بھگ ایک درجن سے زیادہ کا تذکرہ کرکے اعمال اولیاء کا ذکر کیا گیا ہے۔جس طرح ہر چیز میں صحیح اور غلط کی تمیز کرنی ہے اسی طرح اولیاء کے تذکرہ کے ضمن میں بھی صحیح اور غلط راستے اور صحیح اور غلط کی تمیز قائم ہونی چاہئے۔اللہ نے کرم فرمایا اسباق ولایت کو سمجھنے کی توفیق دی مختلف دیہات، تعلقات، اضلاع اور بعض شہروں میں خاص خاص مساجد و مدارس میں بہت سے بیانات کرنے کا موقع ملا۔ان ہی بیانات کی تلخیص چند صفحات کے روپ میں پیش ہے۔

شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی

# ولایت کا مفہوم

## اولیاء کے معنیٰ :-

اولیاء ولی کی جمع ہے ولی کے معنیٰ دوست، محبّ اور قریب کے آتے ہیں تو اولیاء اللہ کے معنیٰ ہوئے اللہ کے دوست یا اللہ کے چاہنے والے یا اللہ کا قرب حاصل کرنے والے۔

عربی زبان میں ولی یَلِي کے معنی ہیں کسی شی کا کسی دوسری شئے سے قریب ہونا اسی سے ولایت ہے جس کی اصل محبت و قربت اور نزدیکی ہے۔ لفظ ولی اسم فاعل ہے جس کے معنیٰ قریب، دوست اور چاہنے والے اور مددگار کے ہیں۔

علماء اہل سنت کی ایک کتاب شرح عقائد نسفی میں ولی کی جو تعریف کی گئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

ولی وہ ہے جو اللہ کی صفات کا عارف ہو، طاعات پر جمے، معاصی سے بچے۔

## ارشاد ابن حجرؒ:

ابن حجرؒ نے اس کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

**العالم باللہ المواظب علی الطاعة المخلص فی العبادة** اللہ کا ولی وہ ہے جو اللہ کا علم رکھے، اطاعت پر مداوت کرے اور ہیشگی اختیار کرے اور اللہ کی عبادت میں اخلاص برتے۔ البنیان المشید نامی کتاب میں حضرت کبیر احمد رفاعیؒ نے ولی کی تعریف میں بہت سے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ان کا خلاصہ چند جملوں میں یہ ہے۔

جو خواہشات سے منہ موڑے، چہرے کو اپنے مولیٰ کی طرف پھیرے، دنیا اور آخرت دونوں سے بے رخی کے ساتھ اللہ کے سوا کسی چیز کا طالب نہ ہو۔

حضرت بایزید بسطامیؒ سے پوچھا گیا کہ ولی کون ہے؟ تو فرمایا الولی هو الصابر تحت الامر والنهی ولی وہ ہے جو خدائے تعالیٰ کے احکام پر جمار ہے۔

ولایت کا ابتدائی مرتبہ تو صرف ایمان سے شروع ہو جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا یعنی اللہ اہل ایمان کا دوست ہے اور اس سے بہت آسانی سے بات سمجھ میں آتی ہے کہ ولایت اس قرب کا نام ہے جو اللہ کو اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات اس کتابچہ میں کہیں نہ کہیں مل جائیں گے۔

ابوالقاسم قشیریؒ نے ولی کو اسم مفعول کے معنیٰ میں لیا ہے۔ یعنی ولی وہ شخص ہے جس کے معاملہ کی نگرانی اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ۔ ہر وقت حق تعالیٰ اس کی نگرانی کرتا رہتا ہے۔

## قرآن میں اولیاء کا ذکر:۔

قرآن میں کئی جگہ اولیاء اللہ کا ذکر ہے مگر دو واضح آیتیں اس سلسلہ میں ملتی ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ حصہ ہے جس میں فرمایا گیا اِنْ اَوْلِيَآئُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ یعنی پرہیزگار مومنوں کے سوائے خدا کے ولی کوئی نہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ آگاہ ہو جاؤ بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم یہ وہ لوگ ہیں جو مومن اور متقی ہیں۔

مذکورہ آیات میں شرائط ولایت ذکر کی گئی ہیں۔ ایک ایمان دوسرے تقویٰ جن کے بغیر ولایت کا تصور نادانی ہے۔

## مدارج:-

اسی ایمان وتقویٰ کے مختلف مراتب کی وجہ سے اولیاء کے بھی مختلف درجے ہیں۔ مختلف مدارج کی تفصیلات بہت ہیں مگر اہم درجے یوں بھی بتائے جاسکتے ہیں کہ ایمان کا ایک درجہ اجمال کا ہے، ایک درجہ تفصیل کا ہے اور ایک درجہ تحقیق کا ہے۔ گویا اجمالی ایمان، تفصیلی ایمان اور تحقیقی ایمان۔ ان تینوں مراتب کے اعتبار سے بھی مومنین کے درجات مختلف ہوں گے۔ اسی طرح تقویٰ کے بھی تین اہم درجے ہیں۔ ایک درجہ کفر وشرک سے تائب ہوکر ایمان وتوحید میں داخل ہونے کا ہے۔ دوسرا درجہ صغیرہ وکبیرہ دونوں قسم کے گناہوں سے بچنا ہے اور تیسرا درجہ غیر اللہ پر خدا کی یاد کے غالب ہونے کا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے بھی تقویٰ کے ان تین مراتب کی توضیح کی ہے۔

## ولایت کی دو اہم قسمیں:-

ولایت کی دو اہم قسمیں ہیں۔ ولایت عامہ، ولایت خاصہ...... ولایت عامہ کا اعتبار ایمان وتقویٰ کے ابتدائی مراتب ہی سے شروع ہوجاتا ہے مگر عام طور پر ولایت کا جو مفہوم ہے اس سے ولایت خاصہ مراد لیتے ہیں جو اللہ کے مخصوص بندوں کو ملتی ہے جس کی طرف حسب ذیل حدیث قدسی نشاندہی کرتی ہے۔

## حدیث قدسی:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب اس سے محبت کرتا ہوں تو پھر میں ہی اس کے کان بن جاتا ہوں، وہ جو کچھ سنتا ہے میرے ذریعہ سنتا ہے

میں ہی اس کی آنکھ بن جاتا ہوں وہ جو کچھ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ پاؤں بن جاتا ہوں وہ جو کچھ کرتا ہے مجھ سے کرتا ہے۔

## مذکورہ حدیث کا مطلب:۔

مطلب اس کا یہ ہے کہ اس کی کوئی حرکت وسکون اور کوئی کام خدا کی رضا کے خلاف نہیں ہوتا اور صوفیاء محققین کے ہاں قرب کا یہ خصوصی رتبہ ہے۔

## غلبہء محبت:۔

اسی ولایت خاصہ کا ادنیٰ مرتبہ صوفیہ کے ہاں "فنا" سے عبارت ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کا دل یادِحق میں اتنا مشغول ہو کہ غیر اللہ کی محبت اس پر غالب نہ آئے۔ اس کی کسی شخص سے محبت یا عداوت میں اپنی ذات کا حصہ نہیں ہوتا بلکہ وہ دونوں ہی خدا کی رضا کے لئے کرتا ہے۔

## کیسے ملے:۔

آدمی میں یہ خصوصی وصف کہ وہ اپنے لئے کچھ نہ کرے خدا ہی کی رضاء اس کا مطلوب ہو کیسے ملتا ہے؟ اس کیلئے سادہ اور اہم تین شرطیں ہیں۔

(۱) صحبت اہل اللہ (۲) کثرت ذکر اللہ (۳) طاعت رسول اللہ

## خوشخبریاں:۔

ایسے مخلصین، صالحین اور متقین اولیاء اللہ کیلئے ارشادِ خداوندی ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْآخِرَةِ کہ ان کیلئے دنیا اور آخرت دونوں میں خوشخبری ہے۔ دنیا میں اطمینان قلبی، سچے خواب، رزق بے گمان، حیاۃ طیبہ جیسی سرفرازیاں ہیں اور آخرت میں جنت، نعمائے جنت، دیدار باریٔ تعالیٰ سرورابدی کی نعمتیں۔

## لَاخَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ کا مطلب:۔

آپ نے یہ بات تو بار بار پڑھی اور سنی ہوگی کہ آنحضور ﷺ اکثر حالات میں متفکر اور غمگین رہا کرتے تھے۔ صحابہؓ اور اولیاءؒ کے واقعات سے تو تاریخ بھری پڑی ہے کہ وہ خدا کے غضب سے ڈرتے تھے۔ خوفِ خدا سے کانپتے تھے۔ عذابِ جہنم کی آیات سے لرزتے تھے۔ خشیت الٰہی سے ان کے رنگ بدل جاتے تھے، کئی انبیاءؑ کے بارے میں گریہ و بکاہ، آہ وزاری کے بے شمار روایات وواقعات سے آپ ضرور آشنا ہوں گے پھر لَاخَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَاهُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ کا مطلب کیا ہے؟

## تحقیق:۔

علامہ آلوسیؒ نے روح المعانی میں لکھا ہے کہ اللہ والوں سے خوف وغم سے محفوظ ہونا اس اعتبار سے ہے کہ جن چیزوں کے خوف وغم میں عام طور سے دنیادار مبتلا رہتے ہیں کہ دنیاوی مقاصد وآرام اور عزت و دولت میں ذرا سی کمی ہوجائے تو مرنے لگتے ہیں اور معمولی سی پریشانیوں کے خوف سے بچنے کی تدبیروں میں رات دن کھوئے رہتے ہیں۔ اللہ والوں کا مقام ان سے بلند وبالا ہوتا ہے۔

## ذریعہ وصول وحصول:۔

اس ولایت خاصہ کے حصول کے اسباب میں اصل صحبتِ رسولؐ ہے۔ اسی صحبت کے ثمرات نے صحابہ کرامؓ کو صحابیت کے درجہ پر پہنچادیا اور اسی صحبت و طاعت سے انھیں وہ تعلق مع اللہ نصیب ہوگیا جس میں خدا اور رسولؐ کی خوشنودی تھی اور وہ ممتاز مقام انھیں نصیب ہوا کہ اب کسی اور کیلئے وہ درجہ ممکن نہیں کیونکہ ادنیٰ درجہ کے صحابیؓ کا مرتبہ بڑے سے بڑے ولی سے بھی بلند وبالا ہے۔

بعد کے لوگوں کو یہی فیضِ ولایت بوسائط وشرائط یعنی ایمان وتقویٰ اور صحبتِ اہل اللہ

نصیب ہوتا ہے مگر یہ صحبت اور مجالست ان ہی لوگوں کی مفید ہے جو اللہ کے دوست ہوں اور سنت نبویہ ﷺ کے متبع ہوں۔ چاہے کشف وکرامات ان سے بالکل ہی ظاہر نہ ہوں۔

## کیا ولایت کیلئے کشف وکرامات ضروری ہیں؟

یہ بات یاد رہے کہ اولیاء سے کشف وکرامات کا ظہور اور ہے اور ان کا ولایت کیلئے شرط ولازم سمجھا جانا اور ہے۔ اصولی بات یہ ہے کہ جو لوگ کتاب وسنت پر عمل پیرا نہیں ہیں وہ درجہ ولایت سے محروم ہیں۔ چاہے ان سے کشف وکرامات کا کتنا ہی ظہور ہو اور جو کشف وکرامات سے خالی ہوں مگر متبعین سنت ہوں تو وہ یقیناً اللہ کے دوست ہیں، ولی اللہ ہیں۔ پس کرامات اولیاء حق ہیں مگر ولایت کیلئے ضروری نہیں۔

## اولیاء کی علامات:۔

اوپر آپ نے بہت سی شرائط وضروریات کو پڑھ لیا ہے اب ایک اہم نشانی اولیاء اللہ کی ذکر کی جاتی ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت اسماءؓ کی ایک روایت ہے جس میں حضور ﷺ نے ولی کی پہچان بتائی ہے کہ ولی وہ ہیں جنھیں دیکھ کر خدا یاد آئے۔

## میرا اور آپ کا کام:۔

کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صحبت اہل اللہ کے ذریعہ تعلق مع اللہ کو مضبوط کریں

## حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ کی تحریر کردہ ایک حقیقت!

## ہزار سال سے زیادہ کا تجربہ:۔

قریب ایک ہزار سال بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت سے اُمت محمدیہ ﷺ کے صالح ترین طبقہ نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ نور یقین اور رابطہ مع اللہ یعنی احسانی نسبت خاص کرنے کیلئے صوفیاء کرام کا یہ طریقہ (جس کا نام سلوک وطریقت ہے) اُصولاً صحیح

اور نتیجتاً کامیاب ہے۔کون اس سے انکار کرسکتا ہے کہ مشاہیر اولیاء اُمت مثلاً خواجہ معروف کرخیؒ، بشر حافیؒ، سری سقطیؒ، شفیق بلخیؒ، بایزید بسطامیؒ، جنید بغدادیؒ، ابوبکر شبلیؒ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، شیخ احمد رفاعیؒ، شیخ ابوالحسن شاذلیؒ، خواجہ عثمان ہارونیؒ، خواجہ معین الدین چشتیؒ، خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ اور پھر ہمارے اس دوسرے ہزارہ کی گزشتہ صدیوں میں خواجہ باقی اللہؒ، امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ اور ان کے خلفاء اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور سید احمد شہیدؒ اور ان جیسے ہزاروں بلاشبہ ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد ہیں جو اپنے اپنے وقت میں اس نسبت کے حامل بلکہ اس راہ کے امام اور داعی ہوئے ہیں اور انمیں سے ایک ایک کی صحبت و تربیت سے اللہ کے ہزاروں، لاکھوں بندوں کو یہ دولت حاصل ہوئی ہے جو شخص ان سلسلوں سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ ان بزرگوں کو جو کچھ بھی حاصل ہوا اسی راہ سے حاصل ہوا تھا۔ پس جس طریقہ نے اُمت محمدیہ ﷺ میں اتنے کاملین اور اس قدر اصحاب احسان و یقین پیدا کئے ہوں جن کو بجا طور سے اس امت کا گلِ سر سبد کہا جا سکتا ہے اس کے صحیح اور کامیاب و مقبول ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔

## اغلاط تصوف اور ان کی اصلاح:-

ہاں جس طرح دین کے دوسرے شعبوں میں عقائد میں بھی اُمت کے بعض حلقوں سے چھوٹی بڑی غلطیاں ہوئی ہیں اسی طرح سلوک و تصوف کا شعبہ بھی غلطیوں سے محفوظ نہیں رہا ہے۔لیکن اللہ کی طرف سے جس طرح علماء ربانی و مجددین اُمت کے ذریعہ عقائد و اعمال کی غلطیوں کی اصلاح ہوتی رہی ہے اسی طرح اس شعبہ احسان و تصوف کے سلسلہ کی اغلاط و ضلالت کی اصلاح بھی منجانب اللہ محققین صوفیاء کے ذریعہ برابر ہوتی رہی ہے۔(خاص کر ان آخری تقریباً 400 برسوں میں تصوف کی اصلاح

وتجدید کا جو کام ہندوستان میں ہوا ہے وہ تو دودھ اور پانی کو الگ الگ کرنے کا بہترین نمونہ ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اور ان کے فرزند و جانشین خواجہ محمد معصومؒ کے مکتوبات کے ضخیم ضخیم دفتر پھر حضرت شاہ ولی اللہؒ اور حضرت ثناء اللہ پانی پتیؒ کی تصانیف اور ان کے مکاتب پھر حضرت سید احمد شہیدؒ کے ملفوظات وافادات کا مجموعہ، پھر خاص ہماری اس صدی میں مولانا گنگوہیؒ کے اس سلسلہ کے رسائل و مکاتب اور سب سے آخر میں حکیم الأمت حضرت تھانویؒ کا تصنیف کیا ہوا اس سلسلہ کا ایک پورا کتب خانہ ان کی کوششوں نے تصوف کو اتنا صاف وروشن اور ایسے بے غل وغش کر دیا ہے کہ اب اس میں کسی کا گمراہ ہونا صرف اس کی بدقسمتی ہے۔ پس کسی کے لئے جس طرح درست نہیں ہے کہ وہ دین کے نظام وعقائد یا نظام اعمال میں کچھ طبقوں کی غلط روش کی وجہ سے غیر مطمئن ہو کر عقائد واعمال کی فکر سے بے نیاز ہو جائے اسی طرح کسی کیلئے یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ وہ سلوک وتصوف میں کچھ لوگوں کی غلط روش کی وجہ سے دین کے اس شعبہ ہی سے بے نیاز ہو جائے جس کے بغیر بندہ کا دین کامل نہیں ہوتا اور حلاوتِ ایمانی نصیب نہیں ہوتی۔ (از دین شریعت)

## چند احوال اولیاء کرامؒ:۔

## قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اور روحانی مدارج:۔

بارہویں صدی ہجری کے ایک نامور بزرگ صاحب تفسیر مظہری حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ جن کا سلسلہ نسب حضرت عثمان غنیؓ تک پہنچتا ہے۔

ابتداء میں اُنھوں نے صرف سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا اور سولہ سال کی عمر میں تفسیر وحدیث، فقہ اور اصول فقہ، کئی علوم نقلیہ اور عقلیہ کے حامل ہوئے۔

علم حدیث کی تکمیل کی۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ علوم ظاہری سے فراغت کے بعد علوم باطنی کے حصول کا ارادہ فرمایا اور شیخ محمد عابد سنانیؒ سے بیعت سلوک کی اور بہت سے مراحل روحانی طے فرمائے۔ جب شیخ محمد عابد سنانیؒ کا انتقال ہو گیا تو بہ توفیق ایزدی حضرت حبیب اللہ مظہر شہید جان جاناںؒ سے تشنہ علوم کی تکمیل کی اور طریقہ نقشبندی ومجددیہ کے انتہائی مقامات آسان ہو گئے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور شیخ جلال الدین عثمانیؒ سے روحانی استفادہ فرمایا اور شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے انھیں بیہقیؒ وقت قرار دیا۔ حضرت ثناء اللہ پانی پتیؒ روزانہ سو رکعت نفل پڑھ لیا کرتے اور قرآن کی ایک منزل تہجد میں پڑھا کرتے۔

## حضرت شاہ ولی اللہ دھلویؒ اور اشغال روحانی:۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ، آپ کا نسب ابا کی طرف سے حضرت عمرؓ تک جاتا ہے اور امی کی طرف سے حضرت موسیٰ کاظمؒ تک پہنچتا ہے۔ پانچ سال کی عمر میں حافظ بھی ہو گئے اور بقدر ضرورت ارکان فرائض بھی معلوم کر لئے اور ساتویں سال کی عمر میں فارسی اور عربی میں پڑھنا شروع کیا۔ دس سال کی عمر میں ایک حد تک مطالعہ کی راہ کھل گئی تھی، چند برسوں میں علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی۔ (۱۴) سال کی عمر میں آپ کی شادی ہوئی۔ عقد نکاح کے ایک سال بعد ابا کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کی زیر نگرانی اشغال صوفیہ میں مشغول ہوئے خصوصاً نقشبندی سلسلہ کے اول تا آخر پورے اذکار واعمال سیکھ لئے یہاں تک کہ اس کے فنی غوامض ان کیلئے آسان ہو گئے۔ ۱۷ سال کے تھے کہ ان کے ابا سخت بیمار ہو گئے اسی حالت مرض میں آپ کو بیعت وارشاد کی اجازت دے دی اور مدرسہ رحیمیہ اور خانقاہِ رحیمیہ کا انتظام ان کے سپرد کر دیا۔

## حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامیؒ اوراہم خواب:۔

جب آپ ظاہری علوم سے فارغ ہوگئے تو ایک روز کسی بزرگ کوخواب میں دیکھا کہ کہہ رہے ہیں، اتخذ حبیبا یهدیک، خواب سے بیدار ہوئے اوراس واقعہ سے نہایت متاثر ہوئے۔ پس آپ سمرقند سے خراسان منتقل ہوکر خواجہ عبیداللہ الاحرارؒ نقشبندیؒ کے حلقہ میں داخل ہوگئے۔ خواجہ کی صحبت کے فیوض و برکات نے آپ کو روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچایا۔ شیخ سعد الدین کاشغریؒ سے بھی استفادہ کیا اور دیگر مشائخ عظام سے بھی ملاقات ہوئی۔ ۸۷۷ھ میں زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے اور بلاد شام میں دمشق وحلب وغیرہ کا سفر کیا۔

روضۂ اقدس کی نیت سے سفر کیا جس میں حج کو شامل نہ کیا تا کہ محض زیارت ہی کی نیت رہے۔

مولانا جامی علیہ الرحمہ کی ایک مشہور نعت ہے جو'یوسف زلیخا' کے شروع میں ہے اس کے متعلق حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ نے ''فضائل درود شریف'' میں اپنے والد صاحب کی زبانی ایک قصہ نقل کیا ہے اور وہ یہ کہ مولانا جامی یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہوکر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ نے امیر کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس (جامی) کو مدینہ نہ آنے دو، امیر مکہ نے ممانعت کردی مگران پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اوران کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا، ان پر سختی کی اور جیل میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہے تو قبر پر مصافحہ کیلئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا، اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔ قصیدہ فارسی زبان میں ہے چند اشعار یہ ہیں۔

ز مہجوری برآمد جان عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم

نہ آخر رحمۃ اللعالمینی
ز محروماں چرا غافل نشینی

زخاک اے لالہ سیراب برخیز
چونرگس خواب چند از خواب برخیز

بروں آور سراز بر دیمانی
کہ روئے تست صبح زندگانی

## چند ارشادات اولیاءؒ:۔

حضرت نے فرمایا الولی ھو الفانی فی حالہ والباقی فی مشاھدۃ الحق لم یکن لہ عن نفسہ اخبار ولا مع غیر اللہ قرار ۔ولی وہ ہے جو اپنے حال مین فانی اور مشاہدہ الٰہی میں باقی ہے۔

## ارشاد قشیریؒ:۔

حضرت ابوالقاسم قشیریؒ نے فرمایا ہے کہ کسی سالک کے مشام جاں تک بوئے سعادت نہیں پہنچی مگر ذکر الٰہی کی مدد سے اس طرح کسی طالب حق کی روح کو نسیم وصال نے شگفتہ نہیں کیا مگر دوام ذکر کے ساتھ۔

## ارشاد علی دقاقؒ:-

حضرت شیخ علی دقاقؒ فرماتے ہیں ذکر الٰہی منشور ولایت ہے جس کو توفیق دی جاتی ہے اسے مسند ولایت پر جگہ دی جاتی ہے اور جس سے ذکر الٰہی کی سعادت چھین لی گئی تو سمجھ لو کہ اسے قبولیت کی درگاہ سے دور کر دیا گیا ہے۔

## حضرت ذوالنون مصریؒ:-

آپ نے فرمایا **العارف کل یوم اخشع فانه فی کل ساعة من الرب اقـرب** خشیت الٰہی اور خشوع میں عارف کا ہر لحظہ بڑھ کر ہے اس لئے کہ اس کی گھڑی رب سے زیادہ قریب ہے۔ حضرت ذوالنون مصریؒ ایک مرتبہ بیت المقدس سے مصر آ رہے تھے، راستہ میں ایک بوڑھیا سے ملاقات ہوئی۔ اون کا جبہ، ہاتھ میں عصا اور لوٹا لئے ہوئے تھی، آپ نے اس سے پوچھا **من این** یعنی کہاں سے آ رہی ہو۔ اس نے کہا **مـن الله** خدا کی طرف سے پھر آپ نے پوچھا کہاں جا رہی ہو، **الـی الله** یعنی اللہ کی طرف۔ آپ نے اپنے پاس کا ایک دینار اسے دیا تو اس نے رد کر دیا اور فرمایا ذوالنون تو نے مجھے جو سمجھا ہے وہ تیری ناسمجھی ہے کہنے لگی خدا ہی کی عبادت کرتی ہوں، خدا ہی سے مدد مانگتی ہوں، خدا کیلئے کام کرتی ہوں، اصناف و اقسام نفسانی میں سے ایک وصف ہوا ہے یعنی خواہش ہے ہوا کا فرمانبردار گمراہی میں پڑ جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے **وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى** اور ارشاد رسالت مآب ﷺ **اخوف مااخاف علی امتی اتباع الهوی وطول الامل** میری امت پر سب سے زیادہ خوفناک اور اندیشہ کی چیز ہوا یعنی خواہش کی پیروی ہے اور اُمیدوں کی درازی ہے۔

ارشاد ربانی ہے اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ اس آیت کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی ہوا کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ یعنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے الھوی والشھوۃ معجونۃ بطینۃ ابن آدم یعنی ہوا اور شہوت سے ابن آدم کا خمیر مرکب ہے ترک ہوا بندے کو امیر کرتا ہے، اس کا ارتکاب امیر کو اسیر کرتا ہے چنانچہ زلیخا نے ہوا یعنی خواہش کا ارتکاب کیا وہ امیر تھی، اسیر ہوئی اور حضرت یوسف علیہ السلام نے ترک ہوا کیا تو وہ اسیر تھے مگر امیر ہو گئے، نفس کی سب سے بڑھ کر ظاہری صفت شہوت ہے اور شہوت کے معنی آدمی میں تمام اعضاء میں انتشار ہونا ہے چنانچہ آنکھ کی شہوت دیکھنا، کان کی شہوت سننا، جسم کی شہوت چھونا اور دماغ کی شہوت سوچنا، زبان کی شہوت چکھنا لہٰذا طالب علم پر لازم ہے کہ وہ اپنے وجود کا حاکم ونگہبان بنے دن ورات حفاظت کر کے باطن سے یہ خواہش دور ہو جائے کیونکہ جو شہوت کے بھنور میں پھنسا رہتا ہے وہ ہر لحاظ سے محبوس رہتا ہے۔

## ارشاد حضرت محمد بن فضل بلخیؒ:۔

فرمایا مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو نفسانی خواہش کو لے کر خانہ کعبہ کو جاتا ہے اور اس کی زیارت کرتا ہے وہ ہوائے نفس پر قدم کیوں نہیں رکھتا کہ وہ حق تعالیٰ تک پہنچے اور اس کا دیدار کرے۔

## ارشاد حضرت ذوالنون مصریؒ:۔

میں نے ایک شخص کو دیکھا جو فضاء میں اڑتا تھا میں نے پوچھا تمہیں یہ کمال کیسے حاصل ہوا کہا کہ میں ہوائے نفس پر قدم رکھ کر ہوا میں اڑتا ہوں۔

## ارشاد حضرت جنید بغدادیؒ:۔

کسی نے آپ سے پوچھا ہے ما الوصل؟ قل قال ترک ارتکاب الھوی وصل کیا ہے تو فرمایا خواہش کے ارتکاب کو ترک کرنا لہٰذا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حق تعالیٰ کے وصال سے مشرف ہو اس سے کہو کہ جسم کو خواہش کے خلاف استعمال کرے۔ وَلَاتُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

## شیخ ابوالحسین سیروانیؒ:۔

فرماتے ہیں الصوفیة مع الواردات لامع الاوراد یعنی صوفیاء واردات کے ساتھ ہوتے ہیں اور اوراد وظیفوں کے ساتھ نہیں نیز ارشاد فرمایا آخر ما یخرج من روس الصدیقین حب الریاسة سروں سے جو بات سب سے آخر میں نکلتی ہے وہ ریاست کی محبت ہے۔

## ابو عبداللہ رود باریؒ:۔

فرماتے ہیں التصوف ترک التکلفات شیخ عبدالرحیم اصطخریؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ ان کو اپنے والد سے بیس ہزار درہم ترکہ میں ملے تھے لیکن یہ درہم ایک جماعت پر بطور قرض واجب الادا تھے آپ نے ان لوگوں سے کہا کہ بیس ہزار کی رقم میں سے نصف مجھے دے دو نصف رقم میں معاف کرتا ہوں۔ اُنھوں نے دس ہزار درہم ان کو دے دیئے۔ اُنھوں نے اس رقم کو توبرہ میں رکھ دیا۔ رات کو اس رقم کے سلسلہ میں ان کے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کبھی سوچتے کہ اس رقم سے تجارت کرلو کبھی خیال کرتے کہ فقراء کو دے دوں کبھی کہتے گھر میں رکھا جائے اور ہر روز اس میں سے خرچ کیا کروں آخر کار آدھی رات کو رقم کا توبرہ اُٹھا کر چھت پر لے گئے اور مٹھی بھر بھر کر

اِدھر اُدھر پھینکتے رہے اور توبرہ خالی ہوگیا۔ جب صبح ہوئی تو ہمسایوں اور آس پاس کے لوگوں نے کہا کہ آج رات درہموں کا مینہ برسا تھا عبدالرحیم نے جب توبرہ کو پھاڑا تو اس میں سے نصف درہم نکلا احباب (مریدوں) سے کہنے لگے کہ مبارک ہو آج روٹی اور ترکاری کھانے کو مل جائے گی جب ہمسایوں نے یہ سنا تو کہنے لگے کہ اس دیوانہ کو ذرا دیکھو کہ دس ہزار درہم تو لٹا دیئے اور نصف درہم کی موجودگی پر خوش ہو رہا ہے۔

## ارشاد حضرت عبدالغنی پھولپوریؒ:۔

حضرت مولانا عبدالغنی پھولپوری صاحبؒ نے فرمایا کہ جنت کی نعمت سے زیادہ اہل اللہ کی ملاقات ہے۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ میں پہلے خدا کے خاص بندوں اہل اللہ کا تذکرہ ہے اور اہل اللہ جنت کے مکین ہیں اور جنت مکان ہے اور مکین مکان سے افضل ہوتا ہے۔

## شرح آلوسیؒ:۔

صاحب روح المعانی علامہ آلوسیؒ نے وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کی تفسیر میں بتایا ہے کہ خالطوھم لتکونوا امثلھم اتنا ساتھ رہو کہ تم ویسے ہی ہو جاؤ، تمہارے دل میں وہی درد آجائے، آنکھیں ویسے ہی اشکبار ہو جائیں تمہارے سینہ میں ویسا ہی تڑپتا دل آجائے ویسا ہی تقویٰ تمہیں نصیب ہو جائے۔

حضرت حکیم الاُمتؒ نے حضرت مفتی شفیع صاحب سے فرمایا کہ ایک شاعر جو کہا ہے کہ اہل اللہ کی صحبت سو سال کی اخلاص والی عبادت سے بہتر ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ وجہ یہ ہے کہ کثرتِ عبادت سے ثواب ملتا ہے اللہ والوں کی صحبت سے اللہ ملتا ہے۔ حضرت مولانا حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم سے بنگلہ دیش میں ایک عالم نے سوال

کیا کہ ماں باپ کو محبت کی نظر سے دیکھنے سے ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے تو اپنے شیخ کو دیکھنے سے کیا ملتا ہے؟ میرے قلب کو اللہ نے فوراً یہ جواب عطاء فرمایا کہ ماں باپ کو دیکھنے سے کعبہ ملتا ہے اور مرشد کو دیکھنے سے کعبہ والا ملتا ہے رب الکعبہ ملتا ہے۔

## ارشاد ابن عربیؒ:۔

محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کل حقیقت علی خلاف الشریعت زندقة باطلة جو حقیقت شریعت کے خلاف ہو وہ بددینی اور مردود ہے۔ دلیل العارفین میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی بات نقل کی گئی ہے۔ تمام ترقیاں اس پر موقوف ہیں کہ شریعت پر ثابت قدم رہیں، حضرت قاضی صاحب نے اپنا عمامہ خدام کو دے کر بھیجا اور فرمایا کہ اس کو بچھادو اور سلطان جی سے عرض کرو کہ اس پر پاؤں رکھتے ہوئے تشریف لائیں۔ حضرت سلطان جی نے وہ عمامہ اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا اور فرمایا یہ دستار شریعت ہے اس کو تو میں سر پر رکھوں گا اور جب قاضی صاحب کا انتقال ہو گیا تو فرمانے لگے کہ افسوس شریعت کا ستون منہدم ہو گیا۔

## ارشاد حضرت جنیدؒ

فرمایا: الطرق کلها مسدودة علی الخلق الاّ من اقتفیٰ رسول اللہ ﷺ کل مخلوق پر سب راہیں بند ہیں سوائے اس کے جو رسول اللہ ﷺ کے قدم بہ قدم چلے۔

## ارشاد حضرت بایزید بسطامیؒ:۔

لو نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتی یرتقی فی الھوا لاتغترو به حتی تنظرو نه کیف تجدونه عندالامر والنھی وحفظ حدود

**الشریعة** یعنی اگر تم ایسا آدمی دیکھو کہ کرامتیں دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ ہوا میں اُڑتا ہے تو دھو کہ میں نہ آجاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ امر و نہی اور حفظ حدود اور پابندیٔ شریعت میں کیسا ہے۔

## ارشاد بغدادیؒ:۔

کسی نے حضرت جنیدؒ سے کہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ **نحن وصلنا فلا حاجة لنا الی الصلوة والصیام** کہ ہم واصل ہو گئے ہیں لہٰذا ہمیں نماز روزہ کی حاجت نہیں تو آپ نے جواباً فرمایا **صدقوا فی الوصول ولکن الی سقر** یعنی سچ ہے کہ واصل ہو گئے واصل جہنم نہ کہ واصل خدا۔ اللہ ہم پر رحم کرے۔

## اولیاء کرامؒ کے ساتھ حسن ظن پر انعام:۔

حضرت شیخ ابو جعفر صیدلائیؒ فرماتے ہیں، شیخ کے حلقہ میں داخل ہونے کے بعد میں جب پہلی مرتبہ دیدار رسول ﷺ سے مشرف ہوا، ...... حضور ﷺ صفہ پر تشریف فرما ہیں، مشائخ چاروں طرف ہیں۔ اِس وقت حضور ﷺ نے دیکھا آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور ایک فرشتہ نیچے اتر رہا ہے طشت اور آفتابہ اس کے ہاتھ میں ہے۔ نیچے آکر اس جماعت کے ہر فرد کے سامنے وہ طشت رکھتا تھا۔ اب یکے بعد دیگرے ہاتھ دھوتے جب وہ طشت اور آفتابہ میرے سامنے لایا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا اِسے اُٹھالو یہ ان میں سے نہیں ہے چنانچہ اُٹھالیا گیا اور واپس چلا گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ان میں سے نہ سہی لیکن آپ واقف ہیں کہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں تو ان کو دوست رکھتا ہے یہ ان میں سے ہیں۔ طشت واپس لایا گیا آپ بھی ہاتھ دھوئے۔ حضور ﷺ نے تبسم فرمایا ہاں جو ہم کو دوست رکھتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہی ہے۔

## ارشادالحسن قوشنجیؒ:۔

کسی نے آپ سے تصوف کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اسم ولا حقیقة وقد کان قبل حقیقة لا اسم یعنی یہ ایک حقیقت تھی نام نہیں تھا اور اب صرف نام باقی رہ گیا ہے حقیقت نہیں ہے۔

## شانِ اولیاء

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ان من عباداللہ لعباد یغبطهم الانبیاء والشهداء یقیناً اللہ کے بندوں میں ضرور کچھ خاص بندے وہ ہیں جن پر انبیاء کرام اور شہداء عظام رشک کرتے ہیں تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صفهم لنا لعلنا نحبهم یعنی یا رسول اللہ ﷺ ان کی پہچان بتلایئے، ان کے احوال و صفات بتلایئے تا کہ ہم ان سے محبت قائم رکھیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قوم تحابوا بروح اللہ من غیر اموال واکتساب وجوههم نور علی منابر من نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس ثم تلاهذه الآیة : ...... اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ

یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو مال و محنت کے بغیر صرف ذاتِ الٰہی سے ذاتِ الٰہی کیلئے محبت رکھتے ہیں ان کے چہرے نور کے مناروں پر روشن ہیں۔ لوگوں کے خوف کے وقت یہ بے خوف ہوں گے اور ان کے غموں کے وقت یہ بے غم ہوں گے۔

## اللہ کے ولی بننے کا طریقہ؟

ایک شخص سے حضرت ابراہیم ادھمؒ نے پوچھا کیا تم اللہ کے ولی بننا چاہتے ہو اس نے کہا ہاں! تو ارشاد فرمایا لا ترغب فی شیء من الدنیا ولآخرة فرغ نفسک للہ واقبل وجهک علیه

دنیاوآخرت کی کسی چیز سے رغبت نہ رکھواور دل کا لگاؤ صرف خدا ہی کے ساتھ دنیاوآخرت کی خاطر اللہ کو نہ چھوڑ واور اپنے آپ کو خدا کی دوستی کیلئے وقف کر دو۔

## اللہ کے ولی بننے کا سادہ طریقہ:۔

کیا ہم میں سے کوئی اس بات کو پسند نہیں کرے گا کہ وہ اللہ کا محبوب بنے، چہیتا بنے، پسندیدہ بنے، منظور بارگاہِ حق ہو، محبوب الٰہی اور ولی بنے تو آپ غور فرمائیے سرسری سہی نظر ڈالیں اس ارشادِ ربانی پر جس میں فرمایا گیا ہے

**اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ** کس قدر سادہ لیکن کس قدر اہمیت کی حامل ہے یہ آیت جس میں توبہ وطہارت کا بیان ہے اور کس قدر سادہ اُصول ہے جس میں توبہ و پاکیز گی پر اللہ کے محبوب بنالئے جانے کی وضاحت وصراحت ہے۔اس تلقین کے باوجود اگر کوئی توبہ واستغفار نہ کرے تو محروم ہے اور پاکیز گی اختیار نہ کرے تو محبوب الٰہی بننے کا کیا سوال؟

حضرت حبیب بن اسلم راعیؒ بڑے بزرگوں میں سے ہوئے۔آپ بکریاں پالتے تھے اور فرات کے کنارے چرایا کرتے تھے۔آپ کا ملک خلوت گزینی تھا ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ آپ تو نماز میں مشغول ہیں اور بھیڑیا ان کی بکریوں کی رکھوالی کر رہا ہے۔

میں ٹھیر گیا اس ہستی کی زیارت سے مشرف ہونا چاہئے جن کی بزرگی کا کرشمہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ بڑی دیر تک انتظار میں کھڑا رہا یہاں تک کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے سلام عرض کیا۔آپ نے جواب کے بعد فرمایا کس کام سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا حضرت! آپ کی بکریوں سے بھیڑیئے کو ایسا لگاؤ ہے کہ وہ ان کی حفاظت کر رہا ہے۔فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ بکریوں کے چرواہے کو حق تعالیٰ سے

دلی ربط ہے۔ یہ فرما کر آپ نے لکڑی کے پیالے کو پتھر کے نیچے رکھ دیا۔ پتھر سے دو چشمے جاری ہوئے، ایک دودھ کا دوسرا شہد کا پھر فرمایا نوش کرو۔ میں نے عرض کیا آپ نے یہ مقام کس طرح پایا۔ آپ نے جواب دیا سید عالم ﷺ کی متابعت کے ذریعہ۔

پھر میں نے عرض کیا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا **لاتجعل قلبک صندوق الحرص وبطنک وعاء الحرام** یعنی اپنے دل کو حرص کی کوٹھری اور اپنے پیٹ کو حرام کی گٹھڑی نہ بنانا۔ کیونکہ لوگوں کی ہلاکت ان ہی دو چیزوں میں مضمر ہے اور ان کی نجات ان سے دور رہنے میں ہے۔ (مستفاد از نفحات الانس)

## جلد اللہ والا بننے کا نسخہ:۔

بس ایک چیز اور بتاتا ہوں۔ ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ جلد اللہ والا بننے کا کیا نسخہ ہے۔ میں نے کہا جو جہاز اڑانے کا نسخہ ہے۔ جہاز کا میٹریل (Material) زمین سے ہے، اس کا سارا لوہا پیتل وغیرہ زمین کا ہے اور ہر چیز اپنے مستقر اور مرکز پر رہتی ہے۔ اس کو اڑانے کے لئے تین چیزیں چاہئے۔ (۱) صحیح پائلٹ ہو جو منزل کا راستہ جانتا ہو۔ (۲) اور پٹرول بھی بہت زیادہ چاہئے کیونکہ اڑانے میں کئی ہزار گیلن خرچ ہو جاتا ہے اور بعد میں تو ہوا کے سہارے پر اڑتا ہے۔ (۳) تیسرے یہ کہ دوڑنے کے بعد جب جہاز میں اسٹیم تیار ہو گئی کہ اب ٹیک آف کرنے والا ہے کہ ایک دشمن نے فائر کر دیا جس سے اس کی اسٹیم نکل گئی اب جہاز نہیں اڑ سکتا بس اب پائلٹ بھی بیکار پٹرول بھی بیکار۔ اسی طرح انسان کا جسم بھی زمین سے بنا ہے اس کو زمین کی چیزوں میں مزہ آتا ہے۔ مٹی کی عورت، مٹی کا کھانا، مٹی کے کباب، مٹی کی بریانی، مٹی کا مکان ان ہی چیزوں میں لگا رہتا ہے لیکن جب اللہ والا بننا چاہے تو اب ایک مرشد بنائے پھر ذکر اللہ اور تلاوت و تبلیغ کی محنتوں سے قلب میں ایک اسٹیم پیدا ہوتی ہے۔

شیطان دیکھتا ہے کہ اب اس کی اسٹیم تیار ہے اور اب یہ اللہ کی طرف ٹیک آف کرنا چاہتا ہے تو اس کو عورتوں میں حسینوں میں، لڑکوں میں اور دنیا کے مال و دولت کے چکروں میں ڈال دیتا ہے آنکھوں سے بدنظری کرا کے، کانوں سے گانا سنوا کر، زبان سے غیبت کرا کے، جھوٹ بلوا کر گناہ کرا کے اس کی اسٹیم ختم کر دیتا ہے جس سے کہ وہ ساری زندگی خدا تک نہیں پہنچتا۔ ہاں اگر تقوی اختیار کرے تو محبت کی اسٹیم قائم رہتی ہے جس کی برکت سے اللہ تک پہنچتا ہے۔ پھر اس کا جسم تو یہاں رہتا ہے اور قلب وروح اپنے اللہ کے ساتھ رہتے ہیں اس کی روح کا جہاز اللہ کے قرب میں اڑتا ہے، صرف جسم دنیا کا کام کرتا ہے مگر وہی تین شرطیں یعنی شیخ اور راہ نما ہو محبت کا پٹرول خوب ہو اور اسٹیم ضائع نہ کرے یعنی گناہ سے بچے صحبت اہل اللہ اختیار کرے اور ذکر کی کثرت کرے۔

(مستفاد از مواہب ربانیہ)

## ارشاد حبیب عجمیؒ:۔

لوگوں نے حضرت حبیب عجمیؒ سے پوچھا کہ کس چیز میں رضائے الٰہی ہے؟ آپ نے فرمایا، فی قلب لیس فیہ غبار النفاق، اپنے دل میں جہاں نفاق کا غبار تک نہ ہو۔

## ارشاد ابن الواسعؒ:۔

حضرت محمد بن واسعؒ تبع تابعین اور بڑے اہل اللہ میں سے ہیں، آپ نے فرمایا "ما رائت شیئا الا ورایت اللہ فیه" یعنی میں نے کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جس میں مجھے خدا کا جلوہ نظر نہ آیا ہو۔ یہ مقام مشاہدہ کا ہے کیونکہ بندہ فاعل حقیقی کی محبت میں اس حد تک فایض ہو جاتا ہے کہ وہ جب بھی کسی فعل کو دیکھتا ہے تو اسے فعل نظر نہیں آتا بلکہ فاعل ہی نظر آتا ہے۔ جس طرح کوئی شخص تصویر کو دیکھ کر تصویر بنانے والے کے کمال کو دیکھتا ہے، اس کلام کی اصل وحقیقت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اس قول مبارک

پر ہے جبکہ اُنھوں نے چاند ستارے اور آفتاب کو دیکھ کر کہا تھا "ھـذا ربـی" یہ میرا رب ہے یہ آپ کے غلبۂ شوق الٰہی کا حال ہے کہ اُنھوں نے جو کچھ بھی دیکھا اس میں محبوب ہی کی صفت کا جلوہ دیکھا۔ ان کی نظر مفعول پر نہیں ہوتی بلکہ فاعل ہی کے مشاہدے میں ہوتی ہے۔

## حضرت ذوالنون مصریؒ:۔

جس رات آپ نے رحلت فرمائی، اس رات ستر لوگوں نے حضور سید عالم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا خدا کا ایک محبوب بندہ دنیا سے رخصت ہو کر آرہا ہے، میں اس کے استقبال کیلئے آیا ہوں۔

جب حضرت ذوالنون مصریؒ نے وفات پائی تو ان کی پیشانی پر لکھا ہوا تھا "ھذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ فقل اللہ" یہ اللہ کا محبوب ہے، اللہ کی محبت میں فوت ہوا ہے خدا کا شہید ہے۔ لوگوں نے جب آپ کا جنازہ کاندھوں پر اُٹھایا تو فضاء سے پرندوں نے پرے باندھ کر جنازے پر سایہ کیا۔

ایک مرتبہ آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی میں سوار دریائے نیل میں سفر کررہے تھے سامنے سے ایک کشتی آرہی تھی جس میں لوگ گا بجا کر خوب خوشیاں منا رہے تھے اور ایک ہنگامہ برپا کررکھا تھا۔ آپ کے رفقاء نے آپ سے عرض کیا، اے شیخ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ ان سب کو غرق کردے تا کہ ان کی نحوست سے مخلوق خدا پاک ہو۔ حضرت ذوالنون مصریؒ کھڑے ہوگئے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی خدایا جس طرح تو نے دنیا میں آج ان کو خوشی وشادمانی بخشی اسی طرح اُس جہاں میں ان کو خوشی و مسرت عطا فرما آپ کے رفقاء اس دعا کو سن کر حیران رہ گئے جب وہ کشتی آمنے سامنے ہوئی اور لوگوں کی نظریں حضرت ذوالنون مصریؒ پر پڑیں تو رو کر معذرت کرنے لگے اور اپنے

آلاتِ موسیقی کو توڑ کر دریا میں پھینک دیا اور تائب ہو کر حق کی طرف متوجہ ہو گئے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ نے اپنے رفقاء سے فرمایا اس جہاں کی خوشی کی مسرت اس جہاں میں توبہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ دیکھ لو سب کی مراد حاصل ہو گئی تمہاری بھی اور ان کی بھی اور کسی کو کوئی رنج و تکلیف بھی نہ پہنچی۔

حضرت ابوالقاسم قشیریؒ نے اپنے شیخ کی وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا کہ بہت بے قرار ہیں اور آہ و زاری کر رہے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ اے شیخ کیا ہوا؟ کیا پھر دنیا میں واپس جانا چاہتے ہیں؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ ہاں لیکن کسی دنیاوی غرض و مطلوب سے نہیں نہ اس لئے کہ مجلس گرم کرلیا، بس اس لئے جانا چاہتا ہوں کہ ایک بار کمر باندھوں عصا ہاتھ میں لوں اور تمام دن ایک ایک دروازے پر جاؤں اور دراوزہ کھٹکھٹاؤں اور ان کو بتاؤں کہ ایسے کام مت کرو جس کے سبب آخرت میں محرومی کا منہ دیکھنا پڑے۔

## ولایت:-

واؤ کے زبر کے ساتھ ولی تصرف کرنے کے معنی اور واؤ کے زیر کے ساتھ ولایت امارت و حکومت کے معنیٰ لئے جاتے ہیں۔ ولایت کے ایک معنی ربوبیت کے بھی آتے ہیں۔ ھُنَالِکَ الْوَلَایَۃُ لِلّٰہِ الْحَقُّ ولایت یعنی ربوبیت اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو اپنی پناہ و حفاظت میں رکھتا ہے۔ اس لئے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیْنَ والی آیت میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا کارساز ہے اور نصرت و مدد کے معنی بھی رکھتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے ذَالِکَ بِاَنَّ اللہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَاَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَامَوْلٰی لَھُمْ یعنی اہل ایمان کا اللہ ناصر و مددگار ہے اور یقیناً کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔

مقام اولیاء بتانے اور ان کی عظمت کو سمجھانے اور لوگوں کو ان کے بارے میں باادب بنانے ارشادات وتنبیہات بھی ہیں جن میں دو باتیں یہ ہیں۔

## حدیث قدسی

**من عادا لی ولی فقد استحل محاربتی** یعنی جس نے میرے ولی کو ایذا دی اس سے میرا لڑنا حلال ہوگیا اور ارشاد نبوی ہے **من اذیٰ لی ولیًا فقد اذنته للحرب** یعنی جس نے میرے ولی کو اذیت دی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں۔

## شریعت کی پابندی:-

## ارشاد بسطامیؒ

حضرت بایزید بسطامیؒ زبردست اولیاء کرام میں سے گزرے ہیں۔ ایک مرتبہ کسی نے ان سے پوچھا کہ ولی کون ہے؟ تو ارشاد فرمایا **الولی هو الصابر تحت الامر والنهی** یعنی جو اللہ تعالیٰ کے امر و نہی پر یعنی شریعت مطہرہ پر مضبوطی سے جما رہے اور صبر کرے۔

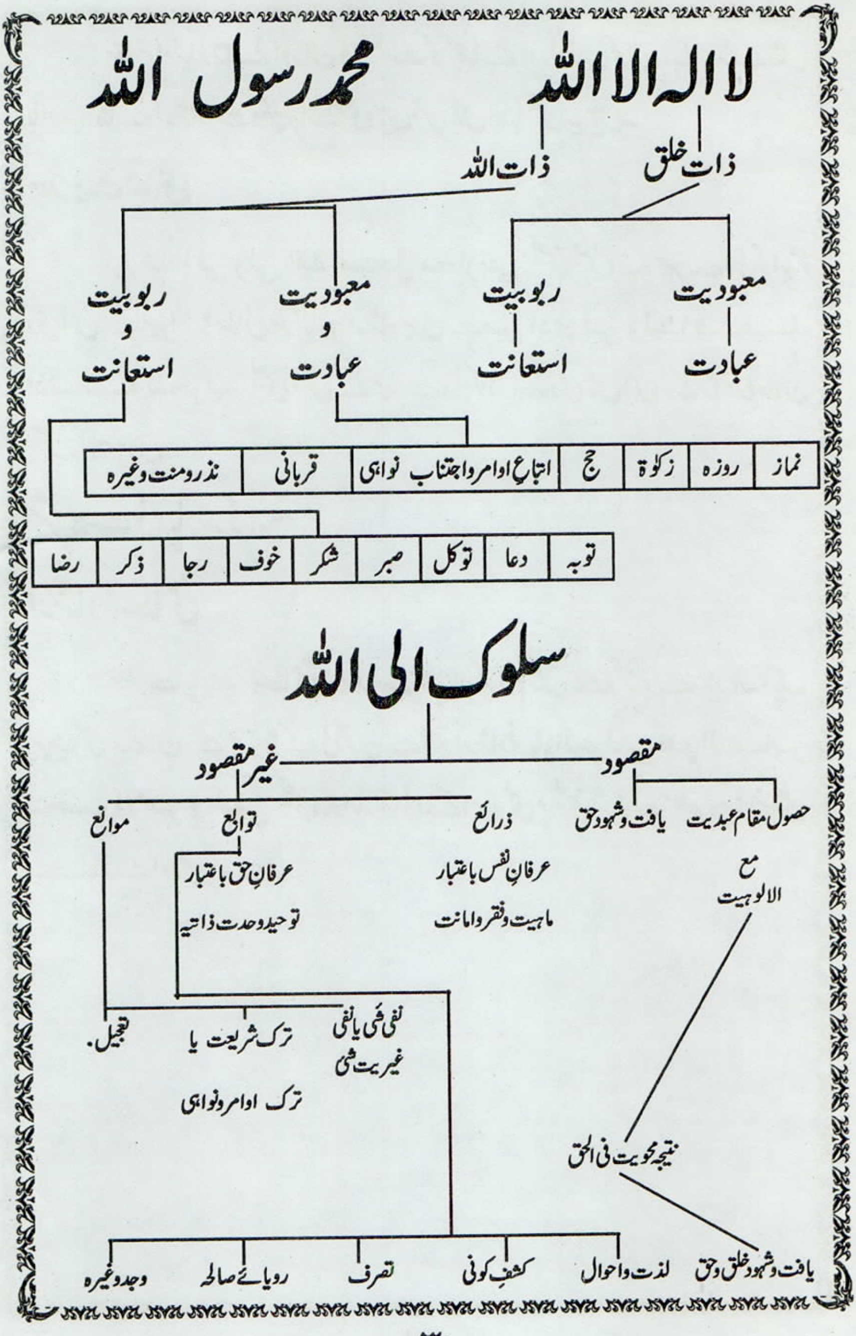
لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ
ذات خلق
ذات اللہ
معبودیت
عبادت
ربوبیت
استعانت
معبودیت و عبادت
ربوبیت و استعانت
نماز
روزہ
زکوٰۃ
حج
اتباعِ اوامر واجتناب نواہی
قربانی
نذر ومنت وغیرہ
توبہ
دعا
توکل
صبر
شکر
خوف
رجا
ذکر
رضا
سلوک الی اللہ
مقصود
غیر مقصود
حصول مقام عبدیت مع الالوہیت
یافت وشہود حق
ذرائع
عرفانِ نفس باعتبار ماہیت وفقر وامانت
توابع
عرفانِ حق باعتبار توحید وحدت ذاتیہ
موانع
نفی شی یا نفی غیریت شی
ترک شریعت یا ترک اوامر ونواہی
تعجیل.
نتیجہ محویت فی الحق
یافت وشہود خلق وحق
لذت واحوال
کشفِ کونی
تصرف
رویائے صالحہ
وجد وغیرہ

# اولیاء اللہ

علم سنت ہے صداقت اولیا اللہ کی
طاعت حق ہے شہادت اولیاء اللہ کی

جانتے ہیں ہم حقیقت اولیاء اللہ کی
صحبت مولی ہے صحبت اولیاء اللہ کی

آن لاخوف علیہم شان ہے لا یحزنون
اللہ اللہ شان و عظمت اولیاء اللہ کی

اولیاء اللہ سمجھو اولیاء اللہ کو
بس یہی ہے قدر و عزت اولیاء اللہ کی

اولیاء اللہ غیر اللہ ہیں اللہ نہیں
ہے الوہیت امانت اولیاء اللہ کی

کفر و بدعت، شرک و غفلت سے نکالے خلق کو
ہے یہی اعلیٰ کرامت اولیاء اللہ کی

فیض و برکت ان سے ہر حالت میں حاصل ہو مگر
بے دلالت استعانت اولیاء اللہ کی

اصل ایصال و توسل بے شبہ جائز مگر
بے سند ہے نذر و منت اولیاء اللہ کی

اولیاء اللہ کو ہوتا اگر سب اختیار
سب کو مل جاتی ولایت اولیاء اللہ کی

بے شریعت خرق عادت اور استدراج ہے
با شریعت ہے کرامت اولیاء اللہ کی

بے شریعت کشف پر ہوتا ہے کفش اولیاء
جان ہے قرآن و سنت اولیاء اللہ کی

سوز حال و ساز قال اولیاء اللہ ہے
حال مال و قال دولت اولیاء اللہ کی

ان کے دل کا سوز لو ان کی زبان کا ساز لو
ہے یہی تو اصل برکت اولیاء اللہ کی

اولیاء اللہ عبد اللہ ہیں اللہ نہیں
عبدیت ہی ہے نہایت اولیاء اللہ کی

میری جان و مال قرباں اولیاء اللہ پر
میرا مسلک ہے محبت اولیاء اللہ کی

فضل حق فیض نبی ہے برکت ناظم غلام
آپ کو حاصل ہے نسبت اولیاء اللہ کی

# حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

# کی دیگر مطبوعہ کتابیں

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
- حالات اور تعلیمات محبوب سبحانیؒ
- زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟
- نجات اور درجات کا راستہ
- سورۃ الکوثر کا پیغام امت مسلمہ کے نام
- ملفوظات۔ حضرت شاہ صوفی غلام محمدؒ
- تقلید کیا اور کیوں
- مختصر حالات مچھلی والے کمال شاہ صاحبؒ
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ایمان، اجمال، تفصیل، تحقیق
- تلاوت قرآن آداب وفضائل
- نغمہائے نورانی (۱)(۲)(۳)
- دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
- تابدار نقوش
- آئینہ غلام
- استعانت کے طریقے
- احوال دل
- ایمان واحسان
- بیعت
- تفسیر سورۃ الفاتحہ
- ھدایت اور راہ اوسط
- طریقہ صلوٰۃ وسلام
- سیر انفس
- کلام غلام
- دینی باتاں منظوم
- دو اہم مدارج
- مجاہدہ
- خوف الٰہی
- زکوٰۃ
- قربانی
- مکاتیب عرفانی
- پہلا درس بخاری
- ولایت
- سرزمین دکن میں
- کلمہ طیبہ
- سورۃ الاخلاص
- خودشناسی وحق شناسی
- سیدھا راستہ
- جنت
- دو برکت والی راتیں
- عکس جمال نعتیہ کلام
- الشجرۃ العالیہ
- شیطان سے جنگ
- دعوت وتبلیغ
- سکونِ دل
- مکتوبات غلام
- خدا کی پہچان
- دیدہ ودل
- علم اور اہل علم
- افکار سالک